S-2003-5-813-819

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2003 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

# گورا وینکاٹا ریڈی
# بنام
# ریاست آندھرا پردیش

**19 نومبر 2003**

ڈوریسوامی راجو اور اریجیت پسایات، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860:

دفعہ 302 - درخواست - ملزم افراد نے متوفی پر ایک ایک پتھر پھینکا - ٹرائل کورٹ نے دفعہ 302 کے تحت ملزم افراد کو مجرم قرار دیا - عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا - کی درستگی - منعقد: اگر ایک پتھر سے چوٹ لگی جس کے نتیجے میں موت واقع ہوئی تو دفعہ 302 خارج نہیں ہوتی - لیکن ملزم افراد کو موت کا سبب بننے کے ارادے سے منسوب کیا جا سکتا ہے - لہذا دفعہ 304 پارٹ ا کے تحت اثباتِ جُرم کو تبدیل کر کے ایک کر دیا گیا۔

الفاظ اور جملے:

"اشتعال" - کا مطلب - تعزیراتی ضابطہ 1860 کی دفعہ 107 کے تناظر میں۔

اپیل کنندہ - ملزم (اے-1) اسے ٹرائل کورٹ نے تعزیرات ہند، 1860 کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت اور اپیل کنندگان - ملزم (اے-2 سے اے-8) انہیں آئی پی سی کی دفعات 302 اور 147 کے تحت جرائم کا مرتکب قرار دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم کی توثیق کی۔ لہذا اپیل۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ہر ملزم شخص نے متوفی افراد پر صرف ایک پتھر پھینکا تھا جس سے وہ زخمی ہوئے تھے اور اس لیے آئی پی سی کی دفعہ 302 کا کوئی اطلاق نہیں تھا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد .1.1 یہ عمومی اطلاق کے اصول کے طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اگر ایک پتھر پھینکا جاتا ہے جس سے چوٹیں آتی ہیں تو تعزیراتی ضابطہ 1860 کی دفعہ 302 کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ (818-اے-بی)

.1.2 کوئی عام قاعدہ طے نہیں کیا جا سکتا کہ ایک چھوٹا پتھر کسی قسم کی چوٹ کا سبب نہیں بن سکتا جس کی وجہ سے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت سزائے موت ہو۔ یہ ہر معاملے کے حقائق پر منحصر ہوگا۔ (818-بی-سی)

2 موجودہ معاملے میں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی خاص چوٹ کا ارادہ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں موت واقع ہو۔لیکن ملزم افراد کو یقیناً پر موت کا سبب بننے یا اس طرح کی جسمانی چوٹ پہنچانے کے ارادے سے منسوب کیا جا سکتا ہے جس سے موت کا امکان ہو۔لہذا، آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم پانے کے بجائے، ملزم-اپیل کنندگان کے لیے دفعہ 304 پارٹ I کے تحت مناسب اثباتِ جُرم ہوگی۔(818-سی-ڈی)

3.1. آئی پی سی کی دفعہ 107 میں آنے والے لفظ "اشتعال انگیزی" کا لفظی مطلب ہے کسی بھی کام کے لیے اشتعال دلانا، اشتعال دلانا، حوصلہ افزائی کرنا یا قائل کرنا۔اشتعال انگیزی، سازش یا جان بوجھ کر امداد کے ذریعے ہو سکتی ہے، جیسا کہ دفعہ 107 کی تین شقوں میں فراہم کیا گیا ہے۔(818-جی-ایچ؛819-اے)

3.2. جس جرم کے لیے کسی شخص پر اشتعال انگیزی کا الزام لگایا جاتا ہے اسے عام طور پر ثابت شدہ جرم سے جوڑا جاتا ہے۔فوری معاملے میں، متاثرہ افراد کو دفعہ 304 کے تحت قابل سزا جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔لہذا، اے-1 کے معاملے میں یہ دفعہ 304 حصہ I ہے جسے دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔(819-اے۔-بی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار:2003 کی فوجداری اپیل نمبر 521-519۔

فوجداری A.No 148/2002, فوجداری M.P.no 6404/2002 میں فوجداری A.S.R.No. 16462/200 اور فوجداری A.No. 1289 آف 2002 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 19.11.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

فوجداری A. 2003 کا نمبر 674-672۔

سشیل کمار، وی آر اوولا، سی پرکاش ریڈی، سنجے جین، ایڈولف میتھیو اور ڈی مہیش بابو اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مسز کے امریشوری، بی رمنا مورتی، محترمہ ٹی انامیکا اور مسز سورو پا ریڈی گنٹور پر بھا کر کے لیے جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

**اریجیت پسایات، جسٹس:** جمہوری نظام میں مختلف سیاسی نظریات کی پیروی کی جا سکتی ہے۔لیکن یہ فطری ہے۔لیکن جب اختلافات جسمانی ہو جاتے ہیں اور پر تشدد کارروائیوں سے جانی نقصان کا باعث بنتے ہیں تو یہ بڑے پیمانے پر لوگوں اور شہریوں کی سیاسی پختگی پر افسوس کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔موجودہ مقدمہ، جیسا کہ استغاثہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے، ان بڑی تعداد میں مثالوں میں سے ایک ہے جہاں جسمانی تشدد کی وجہ سے دو افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

11 دیگران اور دو متوفی افراد کے ساتھ مقدمے کا سامنا کرنے والے اپیل کنندگان اور استغاثہ کے گواہوں کا تعلق مختلف سیاسی جماعتوں سے ہے۔ان کے درمیان فرق سیاسی دشمنی کی وجہ سے دیرینہ بتایا جاتا ہے، اور یہ 18 اکتوبر 1995 اور 19 اکتوبر 1995 کو اپنے عروج پر پہنچ گیا۔پہلی تاریخ کو ایک سیاسی رہنما کے رشتہ دار کو مبینہ طور پر اغوا کر لیا گیا اور اگلے دن یعنی

19 اکتوبر 1995 کو اس کی لاش ملی جس سے موجودہ مقدمہ کا تعلق ہے۔ مرنے والے دو افراد، یعنی امی ریڈی اور چننا راما سبیاہ (جس کا حوالہ اس کے بعد ڈی-1 اور ڈی-2 کے طور پر دیا گیا ہے)۔ پی ڈبلیو 1 سے 4 اور دو دیگران کے ساتھ چار موٹر سائیکلوں پر سفر کر رہے تھے جن میں سے ہر ایک میں دو سوار تھے۔ جیسا کہ استغاثہ کا بیان 20' افراد کو ان کا راستہ دکھاتا ہے۔ ڈی-1 اور ڈی-2 کو موٹر سائیکل سے باہر نکالا گیا اور اے-1 گوراو ینکٹا ریڈی اور ایک ایم وینکٹیشور ریڈی کے اشتعال پر دیگران لوگوں نے راستے سے پتھر اٹھائے اور انہیں پھینک دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ زخمی کرنے کے بعد، حملہ آور-ملزم افراد چلے گئے۔ یہ واقعہ صبح 11.45 بجے پیش آیا۔ ملزم افراد ایک جیپ اور دو لاریوں میں سفر کر رہے تھے۔ زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا؛ ان میں سے ایک (ڈی-2) پہلے ہسپتال میں جہاں انہیں لے جایا گیا وہاں انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ تاہم ڈاکٹر نے رشتہ دار کو مشورہ دیا کہ وہ دوسرے متوفی ڈی-1 کو بہتر علاج کے لیے دوسرے ہسپتال لے جائیں۔ مذکورہ ہسپتال میں بھرپور کوششوں کے باوجود ان کی جان نہیں بچائی جا سکی۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ دوپہر تقریباً 1 بجے درج کی گئی۔ تفتیش شروع کی گئی اور اس کی تکمیل پر فردِ جرم پیش کی گئی۔ واضح رہے کہ تحقیقات کے دوران سب ڈویژنل پولیس افسر کی ہدایت پر ایم وینکٹیشور ریڈی کا نام حذف کر دیا گیا تھا۔ اس طرح کل 19 ملزموں کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی۔ تاہم، ایک کا مقدمہ الگ کر دیا گیا اور 18 ملزموں پر مقدمہ چلایا گیا۔ ان میں سے اے-1 سے اے-8 کو مجرم قرار دیا گیا، اور باقی کو بری کر دیا گیا۔ اے-1 کو تعزیراتِ ہند 1860 (مختصر طور پر' آئی پی سی') کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اے-2 سے اے-8 کو دفعات 302 اور 147 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے سزا سنائی گئی۔ اے-1 کو عمر قید کی سزا سنائی گئی، جبکہ اے-2 سے اے-8 کو بھی اسی طرح دفعہ 242 کے تحت قابل سزا جرم اور دفعہ 147 کے تحت قابل سزا جرم کے لیے دو سال کی سزا سنائی گئی۔ ریاست نے آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کو ترجیح دی جس میں 10 افراد کی بری ہونے اور دفعہ 147 کے تحت اے-1 کی عدم سزا اور اے-2 سے اے-8 کے سلسلے میں دفعہ 148 کے تحت اس طرح کی عدم سزا پر سوال اٹھایا گیا۔ اثباتِ جُرم یافتہ افراد نے ان کی اثباتِ جُرم کی درستگی پر بھی سوال اٹھایا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم کے ذریعے 10 ملزموں کو بری کرنے کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ جہاں تک اے-2 سے اے-8 کا تعلق ہے، دفعہ 148 کے تحت عدم سزا سے متعلق اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔ اے-1 کی صورت میں دفعہ 147 کے تحت اثباتِ جُرم سنائی گئی اور ترمیم شدہ حکم نامے کے ذریعے دو سال کی اثباتِ جُرم سنائی گئی۔ سزا یافتہ ملزموں نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے مشترکہ فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے ان اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔ چونکہ ایک ہی فیصلے سے متعلق اپیلیں، انہیں نمٹانے کے لیے ایک ساتھ لیا جاتا ہے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش فاضل وکیل مسٹر سشیل کمار کے مطابق ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے فیصلوں کو ایک سے زائد بنیادوں پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ شکایت درج کرنے میں تاخیر ہوئی۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں صرف 7 نام دیے گئے تھے جن میں سے ایم وینکٹیشور ریڈی کا نام، جن کے خلاف حملہ آوروں کی طرف سے مخصوص ظاہری کارروائیوں کو منسوب کیا گیا تھا، ملزموں میں سے حذف کر دیا گیا۔ پی ڈبلیو 1 سے 4 کو کوئی چوٹ نہیں لگی، جو کہ غیر فطری ہے۔ کسی بھی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے کوئی قبل از وقت مراقبہ نہیں تھا؛ جیسا کہ اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزموں میں سے کوئی بھی

مسلح نہیں تھا۔ ملزم جیدیپ کے حوالے سے علیٰ قبول کر لی گئی۔ صرف متعصّبانہ اور دلچسپی رکھنے والے گواہوں سے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ 7 نامزد افراد اور دیگران جن کے نام نہیں بتائے گئے تھے وہ حملہ آور تھے۔ اے 6 کے حوالے سے یہ کہا گیا کہ اس کی موجودگی معلوم ہوئی۔ ظاہر ہے، پی ڈبلیو-1 جو ایک عینی شاہد تھا، نے دوسرے ملزموں کی صف میں اپنا نام شامل کیا۔ اگرچہ عدالت میں اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے واقعہ کو دیکھا ہے، لیکن ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں ایک مختلف تصویر دی گئی تھی اور اس سے اس کی موجودگی ناممکن ہو جاتی ہے۔ تحقیقات میں سنگین کٹے ہوئے تھے اور 19 پتھر کے ٹکڑے اکٹھے کیے گئے جیسے کہ صرف 19 پتھر پڑے ہوئے تھے۔ یہ واضح طور پر دو متوفی افراد کی لاشوں پر پائے جانے والے 19 زخموں کے مطابق بنایا گیا تھا۔ طبی شواہد یعنی پوسٹ مارٹم رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ پوسٹ مارٹم کے وقت یہ دیکھا گیا کہ ہر متوفی کا پیٹ خالی تھا۔ یہ ناممکن ہے کہ جس وقت واقعہ ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اس وقت ان کا پیٹ خالی ہوگا۔ یہ دفاعی بیان ہے کہ راستے میں دو لاشیں ملی تھیں، یہ معلوم نہیں تھا کہ حملہ آور کون تھے اور دشمنی کی وجہ سے اپیل گزاروں کے نام شامل کیے گئے ہیں۔ پی ڈبلیو-1 سے پی ڈبلیو-4 کا ثبوت انتہائی ناقابل اعتماد ہے اور لحاظ سے متضاد ہے۔ مزید کہا گیا کہ قریب ہی ایک پولیس اسٹیشن تھا جس پر وہ لوگ رپورٹ دے سکتے تھے جو زخمیوں کے ساتھ ہسپتال نہیں گئے تھے۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے ملزم کے کیس کو مناسب تناظر میں نہیں دیکھا ہے۔ کسی بھی صورت میں آئی پی سی کی دفعہ 303 کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔

جواب میں، ریاست کی طرف سے پیش فاضل وکیل، محترمہ کے امریشوری نے پیش کیا کہ حقائق کے بیک وقت نتائج ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ بڑی تفصیل سے طویل جرح کے بعد، ملزم افراد کی طرف سے کچھ بھی کمزور نہیں بتایا گیا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہر ایک پتھر پھینکا گیا تھا، اس سے آئی پی سی کی درخواست کو مسترد نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے پیش کیا تھا۔ اے-1 دفعہ 109 کے تحت بھی مجرم جوابدہ دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے اشتعال پر دوسرے حملہ آوروں کی حرکتیں کی گئی تھیں۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے میں کوئی تاخیر نہیں کی گئی۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ صبح 10.45 بجے پیش آیا۔ موجود گواہوں کا فوری ردعمل زخمی افراد کی جان بچانا ہوگا۔ شواہد سے یہ واضح ہے کہ وہ فوری طور پر مردہ نہیں تھے۔ لہذا، زخمیوں کو علاج کے لیے ہسپتال منتقل کرنے کی کوشش میں ان کا طرز عمل فطری اور معمول کا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ ہر ایک کا ذہن اس بات پر مرکوز رہے گا کہ جانیں بچانے کے لیے بہترین علاج کیسے فراہم کیا جا سکتا ہے۔ مرنے والے افراد میں سے ایک کی موت تقریباً دوپہر 12:00 تھی۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر نوٹ کیا تھا کہ گواہوں کو سکون حاصل کرنے اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ تیار کرنے میں کچھ وقت لگا ہوگا۔ جب ان عام حالات کو مدنظر رکھا جائے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے میں کوئی تاخیر ہوئی تھی۔ جہاں تک گواہ پر چوٹ کی عدم موجودگی کا تعلق ہے، یہ ثبوت میں سامنے آیا ہے کہ اے-1 نے ملزموں کو موجود گواہوں پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا اور پھر وہ بھاگ گئے۔ اس پس منظر میں ان پر چوٹ کی عدم موجودگی مشکوک صورتحال نہیں ہو سکتی۔ صرف اس وجہ سے کہ ایم وینکٹیشور ریڈی کا نام حذف کر دیا گیا ہے، یہ ملزم افراد کو فائدہ پہنچانے کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ مذکورہ شخص کا نام حذف کرنے کے طریقے سے ابرو اٹھتے ہیں، لیکن قبولیت کے ساتھ کچھ وضاحت پیش کی گئی ہے جس کا ہمیں موجودہ اپیلوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ ہمیں دوسرے اہم پہلو پر لاتا ہے یعنی آیا واقعہ کے وقت اے-6 کی موجودگی کا پتہ لگایا جاتا ہے اور کیا یہ معاملہ اشارہ کردہ حقائق کی بنیاد پر آئی پی سی کی دفعہ 303 کے تحت آتا ہے۔ جہاں تک اے-6 کا تعلق ہے، ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں پی ڈبلیو-1 نے مندرجہ ذیل بیان کیا ہے:

......"چیروکوچرلا کے ایک رگھورامیا نے بھی گوراوینکٹا ریڈی کے ساتھ اس تقریب میں حصہ لیا تھا۔"

ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے ساتھ وضاحتی بیان جو دوپہر 1 بجے درج کیا گیا تھا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ پی ڈبلیو-1 کو اے-6 کی موجودگی کا یقین نہیں تھا۔لیکن ایف آئی آر اور دیگر گواہوں کے بیانات میں اے-6 کا نام واضح طور پر جگہ لیتا ہے۔ پی ڈبلیو-1 نے وضاحت کی ہے کہ الجھن کیسے پیدا ہوئی ہے اور نیچے کی عدالتوں نے اسے قبول کر لیا ہے۔ وہاں بیس حملہ آور تھے۔صرف اس وجہ سے کہ ایک گواہ نے کچھ شک پیدا کیا ہے اور اسے اس کی موجودگی کے بارے میں یقین نہیں تھا اور اس نے اس کے بارے میں سنا ہے، یہ پی ڈبلیو2 سے 4 کے ذریعے پیش کردہ شواہد کی صداقت پر شک کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی۔

اگرچہ یہ عمومی اطلاق کے اصول کے طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اگر ایک پتھر پھینکا جاتا ہے جس سے چوٹیں آتی ہیں تو آئی پی سی کی دفعہ 303 کو مسترد کر دیا جاتا ہے،ہمیں ڈاکٹر کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں متوفی افراد کی لاشوں پر پائے جانے والے تمام زخموں کو انفرادی طور پر مہلک نہیں ٹھہرایا گیا تھا۔جیسا کہ استغاثہ کے بیان میں دکھایا گیا ہے کہ 19 افراد بشمول 10 جنہیں بری کر دیا گیا تھا، نے پتھراؤ کیا تھا۔پتھر کے حجم کو دیکھتے ہوئے جیسا کہ ریکارڈ پر موجود دستاویزات میں بیان کیا گیا ہے، وہ بہت بڑے نہیں لگتے ہیں۔ یہاں ایک بار پھر، کوئی عام قاعدہ نہیں رکھا جاسکتا کہ چھوٹا پتھر کسی چوٹ کا سبب نہیں بن سکتا جس کی وجہ سے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت سزائے موت ہو۔ یہ ہر معاملے کے حقائق پر منحصر ہوگا۔ہاتھ میں موجود معاملے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی خاص چوٹ کا ارادہ کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں موت واقع ہو۔لیکن ملزم افراد کو یقیناً پر موت کا سبب بننے یا اس طرح کی جسمانی چوٹ پہنچانے کے ارادے سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس سے موت کا امکان ہو۔لہذا، آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم پانے کے بجائے، ملزم-اپیل کنندگان کے لیے دفعہ 304 پارٹ I کے تحت مناسب اثباتِ جُرم ہوگی۔ اگرچہ اے-7 اور اے-8 کے نام ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں ظاہر نہیں ہوتے ہیں، لیکن واقعے کے فوراً بعد درج کیے گئے گواہوں کے بیانات میں ان کے نام بتائے گئے تھے۔ابتدائی اطلاعی رپورٹ اور اس کے ساتھ منسلک وضاحتی بیان میں کچھ نام دیے گئے تھے اور واضح طور پر کہا گیا تھا کہ کچھ دوسرے افراد بھی حملہ آور تھے۔ یہ پوزیشن ہونے کی وجہ سے صرف اے-7 اور اے-8 کے ناموں کی عدم موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔صرف اس وجہ سے کہ ناموں کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا تھا لیکن گواہوں نے اس کے فوراً بعد کہا تھا جو خود شک پیدا کرنے کے لیے کافی نہیں ہوسکتا۔ جہاں تک اے-1 کا تعلق ہے، اس کی اثباتِ جُرم آئی پی سی کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 304 کے تحت ہونی چاہیے۔ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اشتعال انگیزی قتلِ عمد کی وجہ تھی اور صرف اس وجہ سے کہ اثباتِ جُرم میں تبدیلی کی گئی ہے، یہ دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کو لاگو نہ کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی۔

آئی پی سی کی دفعہ 107 کسی چیز کی حوصلہ افزائی کی وضاحت کرتی ہے۔اشتعال انگیزی کا جرم ایک الگ اور

الگ جرم ہے جو ایکٹ میں بطور جرم فراہم کیا گیا ہے۔ ایک شخص کسی کام کو کرنے میں اس وقت مدد کرتا ہے جب (1) وہ کسی شخص کو اس کام کے لیے اکساتا ہے؛ یا (2) اس کام کو کرنے کے لیے ایک یا زائد دوسرے افراد کے ساتھ کسی سازش میں ملوث ہوتا ہے؛ یا (3) جان بوجھ کر، عمل یا غیر قانونی غلطی کے ذریعے، اس کام کو کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ چیزیں جرم کے طور پر اشتعال انگیزی کو مکمل کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ لفظ 'اشتعال انگیزی' کا لفظی مطلب ہے کسی بھی کام کے لیے اشتعال دلانا، اشتعال دلانا، حوصلہ افزائی کرنا یا قائل کرنا۔ اشتعال انگیزی، سازش یا جان بوجھ کر امداد کے ذریعے ہو سکتی ہے، جیسا کہ دفعہ 107 کی تین شقوں میں فراہم کیا گیا ہے۔ دفعہ 109 میں کہا گیا ہے کہ اگر حوصلہ افزائی کا عمل اشتعال انگیزی کے نتیجے میں کیا گیا ہے اور اس طرح کے اشتعال انگیزی کی سزا کا کوئی التزام نہیں ہے تو مجرم کو اصل جرم کے لیے دی گئی سزا سے سزا دی جانی چاہیے۔' دفعہ 109 میں محرک قانون کا مطلب ہے مخصوص جرم کو محرک بنانا۔ لہذا، جس جرم کے لیے کسی شخص پر اشتعال انگیزی کا الزام لگایا جاتا ہے اسے عام طور پر ثابت شدہ جرم سے جوڑا جاتا ہے۔ فوری معاملے میں، متاثرہ افراد کو دفعہ 304 کے تحت قابل سزا جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اے-1 کے معاملے میں یہ دفعہ 304 ہے جسے دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، جو اس کی طرف راغب ہوتا ہے۔

حتمی تجزیے میں، اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کو دفعہ 304 آئی پی سی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے، سوائے اے-1 کے معاملے کے جہاں اثباتِ جُرم دفعہ 304 کے تحت ہے جسے دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ہر معاملے میں اثباتِ جُرم 10 سال کی قید بامشقت ہوگی۔ دیگر جرائم کے سلسلے میں اثباتِ جُرم اور سزا برقرار رہے گی اور اس لیے سزا عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق بیک وقت چلے گی۔

اپیلوں کی اجازت اس حد تک دی جاتی ہے جس حد تک اشارہ کیا گیا ہو۔

وی ایس ایس۔

اپیلوں کی جزوی طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document